© rasailojaraid.com

شیخ الحدیث مولانا محمد لطافت الرحمن صاحب اسلام آباد
سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ

اساتذہ اور علماء کے احترام میں کھڑے ہونے کا مسئلہ

القیام للعالم القادم

مجھے اس عنوان پر یہ مختصر مضمون لکھنے کی ضرورت یوں پیش آئی، کہ پاکستان کے دینی مدارس میں یہ دستور بن گیا ہے کہ درسگاہ میں مدرس کے آنے پر درس میں موجود طلبہ تعظیماً کھڑے نہیں ہوتے اور اپنے اس عمل یا بدعملی پر یہ حدیث پیش کرتے ہیں: " لاتقوموا بین یدی کما تقوم الاعاجم بین ایدی امراء ھم " مگر میرے ضمیر نے چونکہ اس صورتحال کو اس وجہ سے تسلیم نہ کیا کہ دارالعلوم دیوبند میں اساتذہ کرام کے احترام کا یہ طریقہ جاری ہے یعنی درسگاہ میں عالم استاذ کے آنے پر طلبہ کھڑے ہوتے ہیں اور اسی طرح دینی اور علمی شاگرد واستاد کا ایک باہمی رابطہ بصورت حبل متین موجود ہے۔ چنانچہ مجھے طلبہ مدارس کا یہ طرز ناگوار گزرا اور جب میں نے کسی مدرسہ کے سربراہ سے کہا کہ یہ قیام ہونا چاہئیے تو جواب ملا کہ نہیں ہم اس قیام کے حق میں نہیں ہیں۔ پھر یہ ہوا کہ میں نے دورہ حدیث اور دیگر فوقانی درجات کے طلبہ کو اس طرح کے قیام پر مامور کیا اور انہوں نے بخوشی قبول لیا۔ مگر جو لوگ میدان درس وتدریس میں اس سنت مسلوکہ کی لذت سے محروم ہیں ان میں سے بعض میری مخالفت کرتے ہیں اور اس کو میری تعلی قرار دیتے ہیں اور جماعت اسلامی کے ایک نامور سربراہ نے تو رسالہ " ترجمان القرآن" میں اس موضوع پر شائع شدہ میرے مضمون کے برحق یہ لکھا: کہ ھم نے تو امریکہ میں استاذ کے آنے پر قیام نہیں کیا ہے جس پر میں نے موصوف کو عتاب آمیز لہجہ میں لکھا کہ امریکہ کی شیطانی تعلیم گاہوں کے طریق کار کا سہارا لینا کہاں تک عقلمندی ہے جبکہ علامہ اقبال نے اس بارہ میں خوب کہا ہے:

اور یہ اھل کلیسا کا نظام تعلیم ایک سازش ہے فقط دین ومروت کے خلاف

بہرحال یہ تو اس قیام پر لوگوں کے مختلف فکرونظر کا قصہ تھا۔ اب اس بارے میں علماء امت میں دو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محدثین کا نظریہ پیش کرتا ہوں جن کا فتویٰ ہرلحاظ سے قابل قبول ہے۔

۱۔ ایک تو امام نوویؒ شارح صحیح مسلم میں جو فرماتے ہیں:

قوله ۔ قوموا الیٰ سیادکم لِوخیرکم فیه اکرام لاهل الفضل وتلقیهم بالقیام لهم اذا اقبلوا بکذا احتج به جما هیرالعلماء لاستحباب القیام ۔ قال القاضی ولیس هذا من القیام المنهی عنه وانما ذاک فی من یقومون علیه و هوجالس ویمثلون قیاماً طول جلوسه ۔ الی ان قال النووی قلت القیام للقادم من اهل الفضل مستحب وقد جاء فیه احادیث ولم یصح فی النهی عنه شیئی صریح وقد جمعت کل ذالک مع کلام العلماء علیه فی جزء واجبت عماتوهم النهی عنه واللّٰه اعلم۔ (بحوالہ نوویؒ شرح صحیح مسلم ج ۲، ص ۹۵)

۲۔ دوسرا محدث مولانا محمد تقی صاحب محترم ہیں جنہوں نے اس عنوان کے تحت اول تو اس قیام کی چھ صورتیں بنائی ہیں اور ساتویں قسم کے بارے میں موصوف کے فرمانے کا بلفظہ متن یہ ہے:

" ان یقوم رجل لمن دخل علیه علی سبیل البر والاکرام لمن لایرید ذالک منه وقال ـــ لامام النووی فی جوازه رسالة مستقلة لوصلها ابن الحاج وقد حکی الحافظ فی الفتح ۔ ج ۱۱ ، ص ۵۰ ، دلائل النووی وابن الحاج ببسط وتفصیل الی ان قال العثمانی المحترم طالت حیاته و دامت برکاته ۔ وقال شیخنا التهانوی رحمه اللّٰه فی اعلاء السنن ج ۱۷ ص ۲۳۹۔ فالحاصل انه لادلیل فی ماذکرعلی کراهة القیام لمجردالا کرام الی ان قال، نعم لما کان مثل هذا القیام متعارفاً بین الناس وفی نزعهم عن عادتهم حرج عظیم بل قد یفضی الی الحقد والعداوة والضررالاضرار ومع ذالک هو من المسائل الاجتهادیة التی اختلف فیها العلماء فلاینبغی التشدیدفیه والانکار علی فاعله بل ینبغی ان من غلب علی ظنه یحتاط فیه لنفسه ان لم یترتب علی ترکه مفسدة وهو عندی اعدل الاقوال فی هذا الباب " (بحوالہ تکملہ فتح الملہم ج ۳ ص ۲۷۔ ۲۸) آخر میں عرض ہے کہ اوپر کے محدثین کے بیانوں کی روشنی میں میرا موقف تو یہ ہے کہ علماء اور دینی استاذشعائر اللہ میں سے ہیں۔ جن کے لئے قیام کی صورت میں تعظیم واحترام کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے: " ومن یعظم شعائر اللّٰه فانها من تقویٰ القلوب۔ ہاں جو حضرات علماء یا عالم نما جاہل صاحبان جدید اور یورپی طریق درس سے دہشت زدہ ہیں ان کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے:

دہشت سے ہراک نقطہ الٹا نظر آتا ہے مجنون نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

© rasailojaraid.com